یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.C.L. No. 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

الحمد لله

اہلحدیث

جلد ۲ نمبر

امرتسر ۲ ذیقعد ۱۳۲۳ھ ہجری مطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
روسا و جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]
چھ ماہ کیلئے	[illegible]
ممالک غیر کیلئے	[illegible]

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے نمونہ بھی پرچہ بیرنگ ڈاک واپس۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ بیرنگ خطوط واپس ہوں گے۔

امرتسر کی صفائی شہر کیلئے موجب شرم ہے

امرتسر اگرچہ پنجاب کا صدر مقام نہیں مگر تجارتی مرکز اور کثرت مردم شماری کی حیثیت سے پنجاب میں اول درجہ پر ہے۔ یہاں کی میونسپل کمیٹی کی آمدنی پنجاب کی بعض ریاستوں کے برابر ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جس غرض کیلئے میونسپل کمیٹی علاج تجویز ہوئی تھی۔ امرتسر پبلک کی خوش قسمتی سے وہ دن بدن بڑھتا گیا۔ صفائی کے متعلق تو واویلا تھا ہی مگر سب سے بڑی تکلیف جو اہالی امرتسر کو ہے جسکا ذکر اہلحدیث میں کئی دفعہ آچکا ہے۔ سڑکوں کی نادرستی ہے۔ بارش سے سڑکوں پر جو کیچڑ ہوتی ہے۔ تو باشندگان کو چلنے میں ایسی دقت ہوتی ہے کہ کئی کئی روز کاروبار قریب بند رہتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ سوائے ہال بازار کے جہاں صاحب بہادروں کی آمد و رفت

ہے۔ تمام شہر میں خصوصاً نمک منڈی، تلہ بھنگیاں وغیرہ وغیرہ دروازہ کے محلوں میں روشنی اکثر نہیں ہوتی۔ جہاں ہوتی ہے وہ ناکافی ہے بارش کے بعد چلنے میں جو دقت اور تکلیف ہوتی ہے اُسے وہی جانتے ہیں جو ایسی کیچڑ میں خصوصاً رات کے وقت چلتے ہیں۔ صاحب پریذیڈنٹ اور سکرٹری میونسپل کمیٹی اگر کیچڑ میں ولایتی جوتہ پہنکر شہر میں پیدل چلیں تو پبلک کی تکلیف کا حال معلوم ہو۔ پھر باوجود اس تکلیف کے افسوس ہے کہ کمیٹی کیوں متوجہ ہوکر سڑکوں کو درست نہیں کراتی۔ اگر سڑکوں کی درستی پر زیادہ خرچ ہوتا ہے تو کیوں عام صفائی سے کیچڑ کی صفائی نہیں کرائی جاتی جیسے مسٹر نکل سابق سکرٹری کے زمانہ میں کبھی کیا جاتا تھا۔ بارش کے بعد کیچڑ کو جمع کر کے باہر پہنچا دیا جائے۔ جو فروخت بھی ہوسکیگا۔ امید ہے کہ ممبران خصوصاً اہلحدیث کے ممبر جناب مولانا مولوی احمداللہ صاحب کمیٹی میں اس سوال کو اُٹھائینگے۔ کیا لوکل اخبار معزز وکیل۔ اہلحدیث۔ مخبر۔ سیاپ۔ خالصہ وغیرہ اس طرف توجہ نہ کریں گے؟

ایک آریہ کا ضروری سوال

یوں تو آریوں کے سوالات سن سنکر ہمارے کان بھی سن ہو گئے اور جواب دیتے دیتے قلم بھی گھس گئے بلکہ شگاف پڑ گئے۔ جب سے سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں ۱۵۹ اعتراض قرآن شریف پر کرکے اُن کے ہاتھ میں دیئے ہیں یہ بیچارے اُن پوستیوں کی طرح جو پوست کے ڈوڈوں کی تلاش میں نکلے اور ایک پہ ایک گرے تھے۔ ایک پر گرے جاتے ہیں کوئی بھی ذرا غور سے کام لے۔ غور اور آریہ؟ نصیب اعدا۔

نیز اس مضمون کی زیادہ تفصیل اور توضیح کی حاجت نہیں خود ان کی کتابیں اور اخبار ہی شاہد عدل ہیں۔ مگر جس سوال کا آج ہم جواب دینے لگے ہیں وہ ایک بڑا ہی بھاری اور کٹھن بلکہ مشکل اور دشوار ہے۔ اور اس کا جواب ہم سے دبن پڑا۔ تو خدا جانے کوئی بھی دنیا بھر میں اس نہایت ہی مشکل سوال کا جواب دے سکے۔ بہرحال چونکہ وہ سوال نہایت ہی مشکل اور کٹھن ہے۔ اس لئے ہم اس کو رسالہ آریہ مسافر سے سائل کے اصلی الفاظ میں نقل کرتے ہیں:

مسلمان بھائیوں سے ہمارا سوال

گو موجودہ زمانے میں کسیکو کیسی ہی خیالی بلند پروازی کے بال و پر باندھنے کا حق نہیں ہے لیکن جبتک دنیا میں مذہبی تاریکی کا وجود ہو انصاف کا روشن سورج بھی ہر وقت موجود رہیگا۔ مذہبی میدان کے بہادروں کے کارنامے ابھی دنیا سے مٹے نہیں۔ جن جن ہتھیاروں سے اپنے اپنے فریق مقابل پر وار کئے گئے ہیں۔ اُن کی چمک دمک ابھی تک تاریخی صفحوں میں اسیطرح قائم ہے جسطرح فوٹوگراف میں بھری ہوئی آواز۔

اسوقت دنیا کے سارے مدعیان مذہب کے دعاوی پر بحث کرنا میرا منشا نہیں ہے میں بالفعل صرف ویدک دہرمی اور محمدی صاحبان کے میگزین کو دیکھنا چاہتا ہوں کہ کسکا کتنا کس قدر بل ہے۔ جب یہ بات ہر عقلمند کی مانی ہوئی ہے کہ مذہب کی علت غائی انسان تمام جذبات نفسانی سے پاک کرکے پوتر زندگی بسر کرانا اور اس انتہائی معراج پر پہنچانا ہے جسکا نام مکتی ہے تو پھر اس میں کیا تعجب ہے کہ مذہبی صداقت کیلئے جہادی سپرٹ کے خون آشام تلوار کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن قبل اسکے کہ ہم فریقین کے میگزین کی جانچ پڑتال کریں دینی اور دنیوی معرکہ آرائی کے آلات حرب و ضرب کا فرق استعمال بھی بتلا دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ ماہران جنگ جانتے ہیں کہ لڑائی کا سامان دنیوی نبرد آزما کے قبضے میں جسقدر ہوگا۔ اسی پر اسکی فتح منحصر ہے لیکن دینی جنگ میں علاوہ تیر و تفنگ کے فریق مقابل کی جنگی قوت کی ماہیت شی بھی پوری پوری واقفیت ہونا ایک امر ضروری ہے بغیر اسکے مبارز طلبی کا اعلان کیا مضحکہ خیز جنون کا نشان ہے۔ اب آئیے اسی معیار پر مذکرہ بالا دونوں معرکہ آرایان دین کے میگزین کا معائنہ کریں اور ہر ایک کے جوہر قابلیت سے مستفاضہ ہوویں۔ قطع نظر دیگر وجوہات کے قرآن شریف و حدیث اسلامی دنیا کا مسلّمہ اعجاز ہے۔ اور ساری جسمانی و روحانی علوم کا آتا لیتو اول ان مقدس اسلامی کتابوں کا سرانجام نہ یہ بات تو بالکل فیصل شدہ ہے کہ مجولہ بالا کتب متبرکہ کی تفاسیر علی الترتیب عربی و فارسی و سنسکرت میں تحریر کی گئی ہیں۔ بلکہ اسقدر اور اضافہ کر دینا چاہئے کہ اسلامی کتب مقدسہ کا مسلّمہ ترجمہ اُردو میں بھی موجود ہے۔

گو طرفین کی صف آرائی میں بیسیوں کتابی اسلحہ سے کام لیا جاتا ہے

ahmadimuslim.de

اور بغیر اسکی تکمیل کے میدان مباحثہ میں اترنے والے کی بالکل اس مرد مجاہد کی سی
مثال دی جاسکتی ہے۔ جس نے ابھی شمشیر پر قدم کی جگہ بھی
نہیں دیکھی ہے اور جو فتح کے زعم فاسد میں جھوم رہا ہے مگر
ہمنے بعد ان سب سے چشم پوشی کر کے صرف اپنی خراب ہتھیاروں کا نام لیا
ہے جنکے کند اور بیکار ہو جانے سے ہار جیت کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے
کیونکہ جبتک اس میدان کے جنگجو کے مضبوط بازو میں قوت اور ان کے
فولادی پنجہ میں چمکتی ہوئی تلوار کا قبضہ ہے۔ ہار ماننا کار دارد۔ وہ ہر میدان
میں جسمانی شکست پر شادیانے نہیں بجائے جاتے بلکہ روحانی فتح کے
گیت گائے جاتے ہیں یہ وہ میدان نہیں ہے جہاں شاہی قوت کے
ساتھ ایک کمزور رعیت کے سر پر خونخوار تلوار لئے ہوئے کہا جائے کہ پڑھ
ہو کلمہ پڑھ ورنہ جہادی قربانی کے لئے آگے بڑھ۔ نام یاد نہیں کسی
اہل الرائے نے سوامی جی کی سکیم ایک کامیابی کی کیسی سچی جیتی جاگتی یادگار
وہی ہے۔ کہ اسلامی جہادیوں نے تو صرف خونخوارانہ حملوں میں ہزاروں بندھن
توڑ ڈالے تاہم بت پرستی کی بیخ کنی نہ کرسکے لیکن اس تنہا مقتدی نے
خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر پرماتما کی محبت بت پرستوں کے دلوں سے
نکال دی ہے۔ آفرین۔

اب صرف یہ دیکھنا باقی ہے کہ ان دونوں ڈاکوؤں میں سے کسقدر کون کون ماہر
فریق مخالف کے اصول جنگ سے واقف اور ماہر ہے غالباً ہمارے اس
جنگی نکتہ سے کوئی منکر نہ ہوگا کہ فارسی قلعہ بندی بالکل عربی اصول پر
کیگئی ہے۔ بلکہ یوں سمجھ لیجئے کہ ایک عربی بہادر اپنے بھی سپاہیوں سے
انہیں کی زبان اور وردی میں کام لے رہا ہے اور وہ بھی انہیں فرمانبردار
کا ایک لشکر ہے اب دیکھئے کہ ہندوؤں (آریوں) میں عربی فارسی
اردو اور مسلمانوں میں سنسکرت جاننے والوں کی کیا نسبت ہے؟
اگر اس کا جائزہ کیا جائے تو ہندو (آریہ) فریق کیطرف سے لاکھوں
شہسوار عربی فارسی تلواریں ہلاتے ہوئے آپکو نظر آئیں گے لیکن مسلمانوں
نے ان ہتھیاروں کی شکل بھی شاید دیکھی ہوگی۔ کیا اس امر واقعی سے
کوئی انکار کرسکتا ہے کہ اسلامی سلطنت کے زیر اثر ہندو (آریہ) قوم
کی شاہی علمی ترقی رشک و حسد کی نگاہ سے نہیں دیکھی گئی ایسی حالت
میں بھی اگر ہندوؤں (آریہ) کو کوئی تعصب اسلامی لٹریچر سے ناواقف

کہے۔ تو غالباً آپ میرے اس قول کی تائید کرینگے کہ وہ ہمت [illegible]
تاریخ دنیا نے بھی آجتک ایسا کوئی عالم مسلمان پیش نہیں کیا جسکو سنسکرت
ادبستان کا ابجد خواں ہی کہا جاسکتا۔ اب میں اپنی اس دلیل کی طرز کو
بھی تبدیل کرکے آپ سے سفارش کرتا ہوں کہ موجودہ زمانہ سے ہی [illegible]
کسطرح ایسے مسلمان بھائیوں کے دو چار نام ہی شمار کرا دیجئے جنہوں
نے کسی سنسکرت کتب میں زانوے ادب تہ کیا ہو۔ تاکہ میدان ہاتھ سے
نہ جاسکے۔ میں تو یہ کہونگا۔ کہ سنسکرت دانی کی دلیل اگر یہی ہمارا شاہد
ہی ہماری غرض ہمارے مسلمان بھائیوں کو مس نہیں ہے اور اسی ثبوت کو غرض
انہیں دو باتوں پر ختم کرونگا کہ جبتک مہرشی دیانند سرسوتی کی مشہور تصنیف
ستیارتھ پرکاش کا اردو ترجمہ نہ ہو لیا۔ کسی مسلمان بھائی کو اعتراض نہ ہوا [illegible]
دنیا کی سنسکرت دانی کا ایک اور پر لطف مذاق سن لیجئے کہ آجکل سودیشی
تحریک کو اسلامی پرچوں کے فاضل نے جب لکھا (سودیشی) لکھا تھا

آب اگر ہماری عربی فارسی تعلیم کی سکیم پوچھئے تو ہمارے مسلمان استاد
کا نام نہایت شکر گزاری کے ساتھ پیش کرسکتے ہیں ایسے کس کی
پرنسپل بھی جنگ میں آریوں کے مقابل قدم جماتا آپ ہی جیسے [illegible]
کام ہے۔ آپ نے جو کچھ اب تک اس میدان میں اعتراضی نشانہ بازی
کی ہے اس میں بالکل ضیاع شست اور بے تکی قوت سے کام
کام لیا گیا ہے اول آپ اپنی مقدسہ تفاسیر اور مستند ترجموں پر آنکھ
بند کرکے قلم پھیر میں لیکر کسی آریہ استاد کی شاگردی کرکے کچھ
الف بے پیدا کریں۔ پھر اس جنگ کا رنگ دیکھیں۔ اسوقت دنیا کو معلوم
ہو جائیگا۔ کہ فتح کی تکبیر کس کی شمشیر پر پڑھی جاتی ہے لیکن تو
ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی + کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است
ہم نے اسے سمجھ رکھا ہے اگر کوئی صاحب عنوان زیر بحث سے علیحدہ
نہ ہوتے ہوئے اس پرچہ میں ہمدردانہ جواب لکھینگے۔ تو میں وعدہ کرتا ہوں
کہ ان کی معقولیت پر ضرور غور کرونگا۔ فقط۔ محمد شفیع (آریہ) [illegible]
بسمل)

اس شاعرانہ قول پر فضول یا معقول مضمون نے جو سوال پیدا کیا تھا۔ ناظرین
ہی سمجھ سکتے ہیں۔ جہاں تک ہماری سمجھ کام دیتی ہے اس ساری بیہودہ سرائی
کا مطلب صرف یہ ہے کہ مسلمان مولوی سنسکرت نہیں جانتے تو مباحثہ

کشوں کرتے ہیں - مگر جناب نے یہ نہ فرمایا کہ آریہ مناظروں نے کس یونیورسٹی میں سے مولوی فاضل کی ڈگری حاصل کی ہے آجتک ہندوستان میں آریوں سے بڑے بڑے کئی مباحثے ہو چکے ہیں ایک دہلی یا ضلع گورکھپور میں دوئم نگینہ ضلع بجنور میں جو کئی کئی دنوں تک بڑے پیمانے پر ہوتے رہے جنکا نتیجہ کیا تھا - ناظرین اہلحدیث وقتاً فوقتاً اوسپر مطلع ہو گئے ہیں - یہ موقع اُنکے بیان کا نہیں - مگر سوال یہ ہے کہ ان بڑے بڑے مباحثوں میں جو آریہ مناظر پیش ہوئے تھے - وہ کہانتک عربی جانتے تھے ذرا راقم مضمون یا اڈیٹر آریہ مسافر ہی بتلادیں - سو ان آریہ مناظروں کو بھولے ہوں - تو ہم ہی بتلائے دیتا ہوں پہلے مباحثہ میں ہیڈ مناظر سری سوامی درشنا نند جی سرسوتی مہاپدیشک تھے - دوسرے میں جناب ماسٹر آتما رام جی اڈیٹر پرچارک امرتسری تھے - ان دونوں کی عربی کا اندازہ جو ہم جانتے ہیں - آپ کی نظر میں تو شاید غلط ہو - مگر بتلا دیتے ہیں - اگر غلط ثابت ہوا - تو ہم اپنی رائے کو واپس لینے کو تیار ہیں -

امرتسر میں ایک طالبعلم انگریزی پڑھا کرتا تھا - اوسکی عادت تھی کہ جہاں کوئی انگریزی سائن بورڈ دیکھا - پڑھنے لگ گیا - ایک دفعہ لاہور کے پلیٹ فارم کے موقع پیلا ہو کے سائن بورڈوں کو پڑھنے لگا - تو اسکے دوستوں میں سے ایک نے کہا - کیا لکھا ہے جھٹ سے بولا - اے - بی - سی - یہی عالم کی تھی جہانتک اس طالبعلم نے انگریزی میں ڈگری حاصل کی تھی اوسی قدر ہمارے ان آریہ مناظروں کو عربی کا ڈپلومہ حاصل ہے - پھر سوال یہ ہے کہ آریہ پبلک نے ان دونوں کو کیوں پیش کیا ؟ بجائیکہ بقول نامہ نگار آریوں میں کئی ایک سو عربی دان موجود ہیں - اسکا جواب دینا راقم مضمون یا اڈیٹر آریہ مسافر کا فرض ہے اسی سے آپ کے اس فقرہ کی تصدیق کیجائیگی کہ آریوں میں عربی دان کتنے ایک ہیں -

او ہو ! ہم تو دور چلے گئے ہماری بھی وہی مثل ہوئی کہ - ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں - ہاں مہاشہ جی آپ اتنا تو بتلائیے ! کہ آریوں کو جگانے والا کون سورما ہے ؟ آریہ سماج کا بانی کون ریفارمر ہے - آریوں کا رشی نہیں - مہرشی کون ہے - آریوں کو کل دنیا کے مذاہب کا رد کرکے ایک جامع کتاب ہاتھ دینے والا کون ہے ؟ ہاں جسکی تصویر کی تعظیم بلکہ (بقول نامہ نگار پرچارک ۱۸ - جنوری ۱۹۰۵ء) اسلام نیاز کیجاتی ہے - وہ کون بزرگ ہے ؟ بھلے بھول تو ہم ہی بتلائے دیتے ہیں - وہ بزرگ اور مہان پرش سوامی دیانند جی سرسوتی ہیں - تو کیا آپ بتلا سکتے ہیں - کہ اونہوں نے جو تمام مذاہب کا (بخیال خویش) رد کیا ہے - تو کیا وہ سب علوم (عبرانی - عربی - انگریزی - گورمکھی) وغیرہ سے واقف تھے - یا کہ محض ترجموں ہی سے بعض جگہ محض ایجاد بندہ سے کام لیا +

کس قدر شرم کی بات ہے کہ جنکا گرو مہاگرو - دوسرے مذاہب کی کتابوں کے اصلی علوم سے تو کیا ترجموں کی زبانوں کو بھی نہ جانتا ہو (کیونکہ سوامی جی عربی چھوڑ فارسی اردو بھی نہ جانتے تھے) وہی مسلمانوں پر اعتراض کریں - کہ بغیر سنسکرت دانی کے ہمارے سامنے مباحثہ کرنے کو کیوں آتے ہیں اور

اُلٹے ہی شکوہ کرتے ہیں اور کس ادا کے ساتھ + بیطاقتی کے طعنے ہیں عذر جفا کیساتھ

حالانکہ آجتک یہ تو ہوتا رہا - کہ مسلمانوں نے آریوں کے مقابل کسی ترجمہ قرآنی کا کوئی موقع غلط کہا ہو - مگر آریوں نے مسلمانوں کے پیش کردہ تراجم کو غلط نہیں کہا - پھر جب تمہارے ترجمے ہی ایسے مستند مانے گئے ہیں - کہ کبھی اوسکی غلطی کے تم خود بھی قائل نہیں ہوئے تو ہم اگر اوسی سے اپنا کام نکالیں - تو کیا برا ہے ؟

غالباً جواب تو آپکا اسیقدر کافی تھا - مگر آپ کی مزید تشفی کیلئے ہم نمبروار دیتے ہیں **سنو !**

۱ - اگر سچے ہو - تو گن کر کہا ہو - حیرانی ہے کہ گذشتہ مردم شماری میں بے ہے کہ آریوں کی کل تعداد ایک لاکھ سے قریب قریب تھی - خلقی نشان آج تک ۱۹۰۱ء میں اسی لاکھ نے یہانتک ترقی کی - کہ اون میں لاکھوں عربی فارسی دان بھی موجود ہیں **واہ رے جھوٹ تیرا آسرا +**

ہاں یاد آیا - اس نمبر میں نامہ نگار نے کس ہوشیاری سے کام کیا ہے کہ ہندو لکھکر خط وحدانی میں (آریہ) لکھا ہے - جسکا مطلب یہ ہو کہ آریہ ہندو ہیں - شکر ہے کہ مسلمانوں کے مقابلہ پر تعداد بڑھانے کو ہندو ملک بنے - ورنہ ابھی چند ہی روز گذرے ہیں - جو کہا جاتا تھا - کہ ہم ہندو نہیں **ہندو چور کو کہتے ہیں** - مسلمانوں کو خوش ہونا چاہئے - کہ اون کی خاطر اون کے دوست آریہ سماجی کیا کیا دقتیں اُٹھا رہے ہیں اور

اوس نقش پا کے سجدہ نے یاں تک کیا ذلیل
میں کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

۲ - اس دعوی کو توڑنے کو اسوقت بھی مسلمانوں میں نمونہ موجود ہے

کارخانہ
اگر آپکو عمدہ [illegible]
کے مشہور [illegible]
سے منگوا [illegible]

نام عطر	قیمت
گلاب	[illegible]
کیوڑہ	[illegible]
موتیا	[illegible]
حنا	[illegible]
چنبیلی	[illegible]

مفصل [illegible]
المشتہر [illegible]

شمس العلماء مولوی سید علی صاحب بلگرامی - مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی وغیرہ موجود ہیں۔

ہاں یاد آیا لکھوائے ؎

خدا خود میر سامان است ارباب توکل را

گو مسلمانوں میں زیادہ سنسکرت داں نہ تھے - مگر اسلام کی تو ہمیشہ سے عادت ہی یہی ہے کہ ہندوؤں ہی سے سب کچھ لیتا ہے اسوقت جو ۷ کروڑ کی تعداد مسلمانوں کی ہے - یہ کہاں سے آئی ہے - ہندوؤں ہی سے - ٹھیک اسی اصول کے مطابق اسلام کو چونکہ سنسکرت دانوں کی ضرورت تھی اُس نے ایک ہندو پنڈت اور ایک آریہ پنڈت اپنے میں داخل کر لیا - پہلے صاحب کا نام حال شیخ عبد السلام ہے جو آجکل سہارنپور میں مسلمان طلباء کو سنسکرت پڑھاتے ہیں - دوسرے صاحب کا نام شیخ عبد الحق ہے جو آجکل [illegible] میں مقیم ہیں - یہ دونوں صاحب مباحثہ دیوریا کی فتح کی لوٹ ہیں

ع ۳ میں مسلمانوں کو نامہربان لکھتے ہیں

ع ۴ میں اُنکی شاگردی کا اقرار ہے بہلا مہاشہ جی اگر آپ فارسی جانتے ہیں - تو اپنے فعل شنیع کو یاد کر کے ذرہ مندرجہ ذیل فارسی کے شعر کے معنے تو دیکھ کرو ؎

کس نیاموخت علم تیر از من * کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

ع ۵ میں سوامی کی تصانیف کے ترجمہ کو مسلمانوں کا مدار کار بنایا ہے سچ کہتے ہو جب سے تم لوگوں نے ملک کی عام زبان (اردو) میں ترجمہ کیا ہے تو ہمیں تو لینے کے دینے پڑ گئے - مہاشہ جی سچ کہنا چاہتے تو بہت ہو مگر اسلئے تو آجتک ویدکا ترجمہ نہیں کیا - حالانکہ رسالہ آریہ مسافر میں شروع بھی ہوا - مگر آخر خوف اعدا غالب آیا - خیر جو کچھ تقدیر میں تہا ہو گذرا - غرض جبکہ پہلے آریہ سماج حملہ آور ہوتا تہا - اب مسلمان ہیں کہ ہر جگہ سماج میں گھسے چلے جاتے ہیں - اور آریہ سماج یہ شعر پڑھتا ہوا بہاگے چلا جاتا ہے ؎

کبھی معشوق ہم بھی تھے جواب عاشق کہلاتے ہیں
کسیکا دل دکھایا تہا اُسی کی داد پاتے ہیں

ع ۶ میں مسلمانوں کی بڑی غلطی سوادیشی کے لفظ کی نکالی گئی ہے جہانتک ہمیں معلوم ہے قادیان کے بدر اخبار میں یہ لفظ یوں آتا ہے - سو اسکی وجہ یہ ہوگی کہ یہ لفظ اردو لٹریچر میں بالکل نیا آیا ہے - اسلئے اگر سودیشی کی جگہ سوادیشی لکھا جائے - تو کیا تعجب ہے نہ ذرا اپنی درازی زبان مہاشہ دہرمپال اور بدزبان اڈیٹر مسافر ہی کو دیکھئے - کہ ہمیشہ تاہنوز یہی لکھا کرتے ہیں - اوروں کو جانے دو - آپ خود ہی نمبر ۹ میں اپنا لفظ تقدیس حافظ فرمائیے - کہ کس جانور کا نام ہے - افسوس ہم نے اپنی عادت کے خلاف ایسی خردہ گیری کی - کیونکہ ہمارے مخاطب اوچہی باتوں پر آ گئے ہیں -

ع ۷ جیسے آپکا اور آپکے لیڈر بلکہ مہرشی کا کام تہا - کہ باوجود عبرانی - عربی - فارسی اور اردو سے ناواقف اور محض نابلد ہونے کے قرآن شریف اور بائیبل پر منہ زوریاں کر گئے ہیں آہ! کیا سچ ہے ؎

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

تو مہاشہ جی نمستے

صحیح مسلم اور میرزا حیرت

(از سید حسن پھلواروی سلمہ)

صحیح بخاری کے متعلق جو کچھ میرزا حیرت صاحب نے تحریر فرمایا تہا - اور اسکی روایات پر جو شبہات پیش کئے تھے - اُسکی تردید اور اُن کے جوابات گذشتہ پرچہ میں بعنوان ام الکتب دیے جا چکے ہیں -

اب صحیح مسلم کو ملاحظہ فرمائیے اور اسکے متعلق میرزا صاحب نے جو کچھ ترقیم فرمایا ہے سنئیے!

"صحیح مسلم میں مناقب حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی صد ہا خبر تو موجود ہیں - لیکن شہادت کے متعلق اس میں کوئی حدیث یا کوئی روایت و پیشین گوئی نہیں پائی جاتی - اسلئے کہ اس میں صرف مناقب سے بحث ہے - لیکن ہمارے محقق عالیجناب حیرت و اجتہاد مآب میرزا حیرت صاحب ۲۰ دسمبر کے کرزن گزٹ دہلی صفحہ ۳ کالم دوم میں تحریر فرماتے ہیں کہ - یہ پیشگوئی (یعنے ام الفضل رض کی روایت) ہمارے ہاں صحاح ستہ میں کہیں بھی نہیں مذکور ہے صرف مسلم نے بیہقی سے اپنی کتاب میں نقل کی ہے - الخ"

سمجھ میں نہیں آتا - کہ صحیح مسلم یا امام مسلم کی کسی کتاب میں بیہقی رح کی روایت

ahmadimuslim.de

کیونکر منقول ہو سکتی ہے۔ کہاں بیہقی اور کہاں مسلم؟ امام مسلم تیسری صدی کے بزرگ ہیں۔ ان کی وفات سنہ ۲۶۱ھ میں ہوئی۔ جیسا کہ ان کے احوال میں بستان المحدثین اور اتحاف النبلا صفحہ ۴۳۲ میں ہے کہ:۔

توفی رحمہ اللہ در سنہ دو صد و شصت و یک بود و وفات بالاتفاق شام یکشنبہ بست و پنجم رجب سنہ دو صد و شصت و یک

اور بیہقی پانچویں صدی کے شخص ہیں۔ اور سنہ ۴۵۸ھ میں انہوں نے انتقال فرمایا۔ بستان المحدثین وغیرہ میں اور اتحاف النبلا کے صفحہ ۱۹۰ میں ان کے ذکر میں ہے کہ:۔

وفات او در ہم جمادی الاولیٰ سنہ چہار صد و پنجاہ و ہشت در شہر نیشاپور واقع شدہ۔ الا در شان او گفتہ اند کہ بیہقی۔ اور اند الخ۔

بھلا کوئی اہل علم اور کوئی عاقل و صاحب فہم اس امر کو تسلیم کر سکتا ہے کہ امام مسلم نے بیہقی سے کوئی روایت صحیح مسلم وغیرہ میں نقل کی ہو؟ جو دو سو برس قبل از وجود بیہقی کی روایت کرنا بجز میرزا صاحب کے کسی کی عقل تسلیم نہیں کرتی۔ اور میرزا صاحب کی اس عبارت سے کہ بیہقی وغیرہ صحاح ستہ میں نہیں بلکہ مذکور نہیں صرف مسلم نے بیہقی سے اپنی کتاب میں نقل کی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ میرزا صاحب کے نزدیک صحیح مسلم صحاح ستہ میں داخل نہیں ہے یہ اور طرفہ تماشا ہے۔ اور امام الفضل کی روایت جو آپ نے پیش کی ہے اسمیں غضب منتزاد یہ کیا ہے کہ:

امام حسین کے پیدا ہوتے ہی حضور انور کو آسمان سے یہ اطلاع دے دی گئی تھی کہ آپ کے نواسے کو آپ ہی کی امت شہید کرے گی۔

بیہقی کی روایت جو سر الشہادتین و صواعق محرقہ و ازالۃ الخفا وغیرہ وغیرہ میں موجود ہے۔ حاشا وکلا اس میں کہیں بھی یہ نہیں ہے کہ امام حسین کے پیدا ہوتے ہی حضور کو اطلاع دیدی گئی تھی۔ یہ محض جھوٹ اور افترا ہے جو اہلسنت کی کتابوں کو غلط ثابت کرنے کے لئے ایجاد کیا گیا ہے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ایڈیٹر۔ اسی لئے تو اہلحدیث معزز مرزائیوں کو ایک ہی کینڈے میں لکھا کرتا ہے۔

لہ دنیا وی لوگوں کی عقلیں تسلیم نہ کریں۔ تو نہ کریں لیکن جو روح القدس سے الہام اور تائید پا کر بولتا ہے اوسکی عقل اور ہی ہے جیسے مجدد مظفری (ایڈیٹر)

ہدایت و گمراہی خیر و شر کا خالق خدا تعالیٰ ہے

(از مولوی سید عبداللہ صاحب الیودی)

قال اللہ تعالیٰ فی محکم کتابہ: کَذٰلِکَ یُضِلُّ اللّٰہُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَہْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ (ترجمہ) یونہی گمراہ کرتا ہے خدا تعالیٰ جسکو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے (مدثر)

اور فرمایا خدا تعالیٰ نے فَاِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَہْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ فَلَا تَذْہَبْ نَفْسُکَ عَلَیْہِمْ حَسَرٰتٍ (ترجمہ) پس تحقیق خدا گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے پس چاہیے کہ ہلاک نہ ہو تیری جان ان پر حسرت سے (فاطر)

اور فرمایا خدا تعالیٰ نے قُلْ اِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَہْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ اَنَابَ (ترجمہ) کہہ اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے طرف اپنی اسکو جسنے رجوع کیا (رعد)

اور فرمایا یُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلِمِیْنَ وَیَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ (ترجمہ) گمراہ کرتا ہے خدا ظالموں کو اور کرتا ہے خدا جو چاہتا ہے (ابراہیم)

اور فرمایا وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ہَادٍ (ترجمہ) اور جسکو گمراہ کرے خدا۔ پس نہیں اسکے واسطے کوئی ہدایت کرنیوالا (مومن)

یہ آیات قرآنی ہیں۔ کہ جن سے خدا کا ہدایت کنندہ اور گمراہ کنندہ ہونا صریح ثابت ہوتا ہے۔ اور حدیث صحیح میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے:۔

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ مَنْ یَّہْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ہَادِیَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

(ترجمہ) جمیع ستائش سزاوار ہیں واسطے خدا کے ہم حمد بیان کرتے ہیں اسکی اور مدد چاہتے ہیں اس سے جسکو ہدایت کرے خدا تعالیٰ تو اسکو کوئی گمراہ کرنیوالا نہیں اور جسکو گمراہ کرے تو اسکو کوئی ہدایت کرنیوالا نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود (حق) مگر اللہ تعالیٰ اکیلا۔ نہیں شریک ہے اسکا کوئی بھی اور یہ کہ تحقیق محمد صلعم بندے اسکے ہیں اور رسول اسکے۔ یہ ایک مذکورہ حدیث کا ہے۔ جس میں

آنحضرت صلعم[1] نے ضمام بن ثعلبہ ازدی کو جو ایک مرد طبیب اور جھاڑ پھونک کرنیوالا تہا - انکو کلمات اسکے جواب میں سنانے شروع کئے - حدیث طویل جبرئیل علیہ السلام میں سوال جبرائیل علیہ السلام فاخبرنی عن الارکان پر آنحضرت صلعم نے فرمایا - ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ کہ باور کرے تو خدا کا اور اسکے فرشتوں کا اور کتابوں کا اور آخرت کے دن کا اور باور کرے تو تقدیر کو بخیر وشر اسکے انتہی یعنی خیر و شر تقدیر واندازہ جناب باری تعالیٰ سے ہے -

امام نووی نے اسکی شرح میں فرمایا - وصارت القدریۃ فی الازمان المتاخرۃ تعتقد اثبات القدر لکن یقولون الخیر من اللہ والشر من غیرہ تعالی اللہ عن قولہم - مطلب یہ کہ ابتدائے زمانہ منکرین تقدیر میں یہ طائفہ ایسا تہا - کہ تقدیر ہی کا انکار کرتا تہا - مگر پچھلے زمانے کے قدریوں میں یہ بات ثابت ہوتی ہے - کہ وہ معتقد اثبات تقدیر کے ہیں - ولیکن یہ کہتے ہیں کہ خیر خدا کی طرف سے ہے اور شر طرف سے غیر خدا کے تعالی اسکے اور اللہ تعالی ان کے اس قول سے بلند وپاک ہے - علامہ نجم الدین عمر نسفی نے اپنی مختصر عقائد میں فرمایا - واللہ تعالی خالق لافعال العباد - خدائے تعالی پیدا کرنیوالا ہے بندوں کے افعال کا - اسکی شرح نعتیہ الرائد میں کہا - ومجوس قومے از کفار است کہ بدو خالق قائل اند خالق خیر را یزداں وخالق شر را اہرمن نامند وقدریہ در حقیقت از ایشاں نیز بدترانند کہ قائل اند بخالقاں غیر متناہی انتہی یعنی مجوس ایک قوم ہے کافروں سے کہ قائل ہیں دو خالق کے - خالق خیر کو کہتے ہیں یزداں اور خالق شر کو کہتے ہیں اہرمن - اور قدریہ درحقیقت ان سے بھی بدتر ہیں جو قائل ہیں اسقدر خالقوں کے - کہ گنتی ان کی پوری نہیں ہوتی - انتہی

من الکفر والایمان والطاعۃ والعصیان - کفر سے اور ایمان سے اور بندگی اور نافرمانی سے یعنی خدائے تعالی ان تمام کا پیدا کرنیوالا ہے خواہ وہ ایمان ہو - خواہ کفر طاعت ہو یا نافرمانی وھی کلہا بارادتہ ومشیتہ تعالی وتقدس اور یہ تمام افعال بندوں کے خواہ چہوٹے ہوں یا بڑے تھوڑے ہوں یا بہت نیک ہوں یا بد کفر ہو - یا عصیاں ارادہ وخواہش خدائے تعالی وتقدس سے ہے وحکمہ اور اسکے حکم سے وتقدیرہ اور اندازہ کرنا ہے - اس خدا تعالی کا "تا آنکہ علامہ مذکور نے کہا - واللہ یہدی من یشاء ویضل من یشاء - خدا راہ دکہاتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے انتہی -

جناب شاہ ولی اللہ الدہلوی اپنے عقائد مختصر میں فرماتے ہیں فالکفر والمعاصی کلہا بخلقہ وارادتہ لا برضاہ یعنی کفر اور گناہ تمام جو بڑے ہیں خدا کی پیدائش اور اسکے ارادہ سے ہیں نہ اسکے پسند کرنے سے اس کتاب کے شارح نے کہا - والحاصل ان القدر وما یقع من خیرہ وشرہ وحلوہ ومرہ کائن عنہ سبحانہ وتعالی ما شاء کان وما لا فلا فالکفر المنسبۃ الیہ سبحانہ وھی کونہ من خلقہ علی مقتضی حکمتہ ولا اعتراض علیہ فانہ مالک الملک یتصرف فیہ کیف یشاء ولا یتضرر بشیء کما لا ینتفع بہ ولہ نسبۃ الی المکلف وھی وقوعہ باختیارہ وکسبہ والاعتراض واقع علیہ فی فعلہ لانہ اسخط مولاہ واستحق عقوبتہ الالیمۃ فی عقباہ لا برضاہ لقولہ تعالی ولا یرضی لعبادہ الکفر لان الکفر توجب للمقت الذی ھو اشد الغضب وھو منافی رضاء الرب المتعلق بالاکان وحسن الادب فالمعصیۃ کہیت بامر اللہ تعالی ولکن بمشیتہ لا بمحبتہ وبقضائہ لا برضاہ وبتخلیقہ لا بتوفیقہ قال القاضی فی ما لا بد منہ وکلما یقع من الخیر والشر فی کلماتہ یرتکب العبد من الکفر والایمان والطاعۃ والعصیان کلہا بارادتہ تعالی لکن سبحانہ لا یرضی بالکفر والمعصیۃ وتوعد علیہا العذاب ویرضی بالطاعۃ والایمان ووعد علیہ بالثواب فالارادۃ شیء اخر والرضا شیء اخر انتہی (ترجمہ) حاصل یہ ہے کہ تقدیر اور جو واقع ہوتا ہے خیر وشر اسکا تلخ وشیریں سے اسکا ہونے والا ہے بجناب اللہ سبحانہ وتعالی کے جو اسنے چاہا ہوا - اور جو نہیں سو نہیں - پس کفر اسکے لئے ایک نسبت ہے طرف خدا کے وہ کیا ہے اسکا ہونا ہے آفرینش خدا سے اسکی حکمت کے مقتضے پہ اور کچھ اعتراض خدا پہ نہیں - کیونکہ وہ مالک الملک ہے اپنی بادشاہت میں تصرف کرتا ہے جسطرح کہ چاہتا ہے - اور کسی شئے سے وہ ضرر یاب نہیں ہوتا - جیسے کہ وہ منتفع بہی نہیں ہوتا - اس سے اور کفر کو ایک نسبت ہے مکلف کی طرف بہی وہ کیا ہے وہ واقع ہوتا ہے اسکا باختیار وکسب اسکے اور اعتراض واقع ہونیوالا ہے فعل میں مکلف کے اسلئے کہ اس نے

[1] نہیں معلوم یہ صلعم کیوں لکھا جاتا ہے تمام عبارت لکھنے میں وقت کی کمی حارج ہو مگر پورا درود لکھنے میں حارج ہو - ہمارے نامہ نگار آئندہ کو پورا درود لکھا کریں یہ جائز نہیں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اپنے مولا کو ناخوش کیا اور سزاوار ہوا ہمیشہ کے عذاب کا اپنی عاقبت میں (اور جو اُس نے فرمایا لا یرضیٰ اور پسند نہیں رکھتا کفر کو۔ یہ اسلئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور پسند نہیں کرتا ہو خدا اپنے بندوں کے لئے کفر کو۔ کیونکہ کفر موجب اس ناخوشی کا ہے جو سخت تر ہے غضب کا اور وہ منافی ہے اس رضاء رب کے جو علاقہ رکھنے والی ہے ایمان سے اور حسن ادب سے۔ پس معصیت نہیں ہے اشکر کرنے سے نہ اسکی توفیق سے۔ قاضی ثناء اللہ صاحب مرحوم پانی پتی مالابد منہ میں فرمایا ہے۔ کہ جو کچھ واقع ہوتا ہے۔ خیر و شر سے اور جو کچھ کہ مرتکب ہوتا ہے۔ اسکا بندہ کفر و ایمان و طاعت و عصیان سے ہر ایک اسکا بارادۂ خدا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ راضی نہیں ہوتا کفر و معصیت سے اور مقرر فرمایا ہے اس پر عذاب کو اور راضی ہوتا ہے طاعت و ایمان سے اور وعدہ فرمایا ہے اس پر ثواب کا پس ارادہ ایک دوسری چیز ہے اور رضامندی ایک دوسری چیز۔ انتہیٰ۔

اڈیٹر:۔ فاضل راقم کو چاہیے تھا۔ کہ پہلے تو اس مضمون کے لکھنے کی وجہ بیان کرتے۔ کہ کیا ضرورت پیش آئی۔ پھر اسکی تفصیل کرتے کہ خدا گمراہ کرنے والا کن معنے سے ہے اور اسکی ایک دو مثالیں محسوس دیتے اور شیطان کن معنے سے گمراہ کرنیوالا ہے۔ یہ سب ہو کر یہی مضمون کو صاف اردو میں لکھتے لیکن ہمارے خیال میں جب بھی یہ کام آجکل کے مسلمانوں کے لئے کچھ کارآمد نہ ہوتا۔ مسئلہ صحیح ہے۔ لیکن مصلحت نہیں معلوم ہوتا ہے کہ لکھ دیں اس مسئلہ کے متعلق کچھ گفتگو ہے۔ مگر ہمارے خیال میں یہ نزاع لفظی ہوگی۔ اگر فریق ثانی بھی اپنے خیالات سے آگاہ کریں۔ تو ہمیں بھی اندازہ کرنے کا موقع مل سکے۔

خاص اطلاع

اہلحدیث کے ناظرین کو اہلحدیث کا تیسرا سال مبارک ہو۔ جن جن اصحاب کی قیمت ختم ہو چکی ہے۔ انکو اختیار ہے کہ آئندہ سال کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا آئیندہ اخبار کا وی پی وصول کر کے مشکور فرماویں خدانخواستہ اگر کسی صاحب کو انکار ہو۔ تو براہ مہربانی اس ہفتہ میں اطلاع بخشیں۔

(مینیجر)

امرتسر میں آریوں اور ہندوؤں کا مباحثہ

متھرا کے پنڈت جگت پرشاد جی نے آکر چیلنج پر چیلنج دیئے تو آخر کار مباحثہ کی ٹھہری۔ مگر افسوس کہ امرتسر کی پبلک کو اس مباحثہ کی وجہ سے سخت پریشانی برداشت کرنی پڑی۔ پہلے تو ایک روز کھلے بندوں ہوا۔ مگر جو مکان تجویز ہوا تھا۔ وہ ناکافی ثابت ہوا۔ اور سنا ہے کہ اس میں اینٹیں بھی پڑیں یہ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ کس نے ماریں۔ اسلئے پولیس کی رپورٹ پر صاحب ضلع نے مباحثہ کا ہونا بند کر دیا۔ آخر فریقین کی درخواست پر یہ منظور ہوا کہ دو دو سو آدمی فریقین کے بذریعہ فری ٹکٹ کے شریک جلسہ ہوا کریں۔ مگر پھر کچھ ضمنی وجوہات ایسے پیش آتے رہے۔ کہ آج اس محلہ میں مکان تجویز ہوا ہے تو کل کسی ایسے دور دراز محلے میں جو بعد المشرقین کی نسبت رکھتا ہو۔ علاوہ اسکے آپس کی کھچ کھچیاں ان کی ایسی پیش آئیں۔ کہ مباحثہ اپنی پوری عمر کو نہ پہنچ سکا۔ کیا ہمارے دیانندی دوست مسلمانوں کو مہذب کہنے میں اب بھی رکینگے۔ کہ دیوبند اور نگینہ میں آٹھ آٹھ دس دس روز مباحثہ ہوتا رہا۔ مگر کسی مسلمان نے نہ تو اینٹ ماری نہ برا لفظ بولا۔ سماجیو! دہرم سے کہنا۔ اگر ان مباحثات میں مسلمان کچھ فساد کرتے۔ تو کیا انجام انکا فریقین کے حق میں اچھا نہ ہوتا۔ مگر سر دست تو جتنے آریہ وہاں موجود تھے۔ جتنی ہو جاتے لیکن کسی مسلمان نے بھی باوجود مباحثوں کی زباں درازی کے اُف تک نہ کی۔ اور نہایت ہی شائستگی سے مباحثہ کو انجام دیا۔ خیر اس ضمنی ذکر کو چھوڑ کر ہم اصل مطلب پر آتے ہیں۔ کہ اس مباحثہ میں کون غالب رہا۔ منتظمان جلسہ کی بے انتظامی بلکہ ناقابلی کی وجہ سے ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اسلئے کہ فریقین نے اس بارہ میں غور نہ کیا۔ کہ یہ ایک ایسا جلسہ ہے کہ اسکی جتنی شہرت ہو۔ مفید اور مطلوب ہے پھر اس شہرت کا ذریعہ کیا تھا۔ یہی کہ شہر امرتسر بلکہ لاہور کے جملہ اخبارات کے اڈیٹروں کو مدعو کرتے اور ٹکٹ بھیجتے۔ کہ وہ بلا تکلف شریک جلسہ ہو کر سنیں اور کیفیت جلسہ کو اپنے اپنے پرچوں میں شائع کریں۔ مگر افسوس کہ منتظمان جلسہ نے یا تو اپنی ناقابلیت کی وجہ سے یا اندرونی کمزوری سے ایسا نہ کیا۔ مبادا کوئی غیر قوم ہماری اندرونی ضعف پر مطلع ہو سکے۔ ہماری تعلیمیافتہ آریہ پارٹی اس الزام کی زیادہ مورد ہے کہ باوجود

ahmadimuslim.de

روشن دماغ ہونے کے انہوں نے یہ تجویز کی - کہ جہاں دو سو دو سو ٹکٹ فریقین کے لئے تھیں - سو پچاس ٹکٹ اڈیٹران اخبارات کے لئے بھی الگ ہوتیں -

ہاں ایک دو مضمون کی نسبت ہم قیاساً یا فریقین کی شہادت سے کچھ رائے دے سکتے ہیں یعنے مورتی پوجا اور نیوگ - نمبر اول میں ہندوؤں کو غلبہ ہوا اور نمبر دوم میں آریوں کو جسکی تفصیل یہ ہے کہ ہندوؤں کا مضمون جو یہ تھا - کہ ویدوں میں مورتی پوجا کا حکم ہے - اسکا ثبوت بیشک کافی ملتا ہے - آریوں کا مذہب ہے کہ وید میں نیوگ کا حکم ہے - اس میں پنڈت جی کی ہٹ دھرمی ہوگی - کہ انکار کریں - بس یہ دونوں مضمون ہمارے کام کے ہیں - اسی اصول سے کہا گیا ہے ؎

دو مرغ جنگی ست نہ فائدہ نیز وگر

خیر اس مباحثہ کی نسبت مفصل رائے نہ دے سکنے کا جسقدر ہمیں رنج ہے اس سے بڑھکر رنج ہے کہ انجمن نصرت السنہ امرتسر نے دونوں کو مندرجہ ذیل چیلنج دیا -

آریوں اور ہندوؤں کا مباحثہ
اور
اسلام کا دونوں کو چیلنج

آجکل امرتسر کی پبلک بڑی شوق سے آریوں اور ہندوؤں کا مباحثہ سن رہی ہے - مسائل بھی ان کے باہمی اختلافی ہیں کہ خدا اوتار ہو سکتا ہے بت پرستی جائز ہے یا نہیں وغیرہ وغیرہ - ہم بھی اس کے نتیجہ کے منتظر ہیں اور دل سے متمنی ہیں کہ خدا راستی کی فتح کرے - لیکن کیا اچھا ہو - کہ یہ دونوں فریق اپنے پرانے رفیق (اسلام) سے بھی دو دو باتیں کر لیں - اور ثابت کریں کہ جن ویدوں کی تعلیم اور تکمیل پر اسقدر جنگ و جدال ہو رہا ہے - ان کی اصلیت کیا ہے - پس اس سے بہتر موقع کیا ہوگا - کہ دونوں قومیں (یعنے ہندوؤں اور آریوں) کے پنڈت اسوقت امرتسر میں موجود ہیں دونوں ملکر ہماری طرف متوجہ ہوں - نوٹ :- آریہ سماج اس اشتہار کا خصوصیت سے مخاطب ہے *

المشتہر حکیم محمد شمس الدین سیکرٹری انجمن نصرت السنۃ امرتسر ۲۱ دسمبر

مگر افسوس کہ اس اشتہار کا آجتک بھی کوئی جواب نہ آیا ؎

بس ہو چکی سماج تو ٹیبل اٹھائیے

سر منڈاتے ہی اولے پڑے

افسوس مہاشہ جی دہرمپال نو آریہ نے ایک رسالہ اندر نکالنا چاہا تھا پہلے تو کوئی پریس والا ذمہ نہ لیتا تھا - آخر جب ایک منچلے ہندو نے ذمہ لیا جی - تو کاپیاں پتھر پر چڑھتے ہی پتھر ٹوٹ گئے - افسوس ہے کہ اندر کی منحوس شعاعوں نے بیچارے مالک پریس پر بھی نزلہ گرایا - کیوں نہ ہو - ایک پاپ دس گھر والوں کو لیکر ڈوبتا ہے *

عجیب قدرت کا نظارہ

ہمارے دوست منشی نور احمد امرتسری نے ۲۴ دسمبر کو اپنے لڑکے کے ولیمہ پر دوستوں کو بلایا - خدا کی شان صبح ولیمہ تھا - رات کو دوسری بہو مر گئی ادہر کھانا پک رہا ہے تو ادہر جنازہ طیار ہو - جب صبح کو اسے دفن کرکے آئے تو اتنے میں ولیمہ کے مہمان جمع ہونے شروع ہوئے - تو بہائی کی بیٹی مر گئی - اللہ اکبر تمام حاضرین خدا کی قدرت اور جلالت کا اظہار کرتے تھے اور مانتے تھے - کہ ھُوَ اَضْحَکَ وَ اَبْکیٰ (وہی ہنساتا ہے وہی رلاتا ہے) ناظرین دعا کریں کہ خدا ہمارے دوست منشی صاحب کو اس مصیبت کا نعم البدل عطا کرے آمین

تقریظ (ریویو)

شہادت القرآن :- اس کتاب کے پہلے حصے میں حضرت مسیح کی حیات کا ثبوت دیا گیا ہے - جسکی قیمت ۸ر تھی - اس دوسرے حصے (زیر ریویو) میں مرزا صاحب قادیانی کی پیش کردہ آیات متعلقہ وفات مسیح کے جوابات ہیں - گو اس مضمون پر اور علماء نے بھی بہت کچھ لکھا ہے لیکن ؎

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

اس کتاب کے مصنف ہمارے دوست مولوی محمد ابراہیم صاحب اڈیٹر رسالہ الہادی سیالکوٹ ہیں - جو کتاب کی خوبی کی کافی ضمانت ہے - لکھائی چھپائی اچھی قیمت ۸ر - پتہ پنجاب پریس شہر سیالکوٹ

ahmadimuslim.de

فتوے

س نمبر ۳۷ : - ایک بالغہ عورت بیوہ کا نابالغ سے نکاح ہوا تہا ایک ماہ بعد بسبب نا اتفاقی باہمی مبلغ پچاس روپیہ نابالغ مذکور کے والد نے عورت کی جانب سے لیکر جسکے ساتھ نکاح کرنا تہا۔ لیکر نکاح کر لیا۔ کوئی انتظار عدت کا نہیں کیا اب آپ یہ فرماویں۔ کہ کیا یہ نکاح جائز ہے جواب بو الپسی ارسال فرماویں۔ خریدار

ج نمبر ۳۷ : - سوال واضح نہیں سمجھا گیا۔ اگر مطلب یہ ہے کہ عورت مذکورہ کو نابالغ کی طلاق سے علیحدہ ہو کر عدت گذارنی ضروری ہے۔ یا نہیں تو جواب یہ ہے کہ نابالغ ہو یا بالغ جس خاوند سے جماع یا بقول اکثر علماء خلوت صحیحہ نہ ہوئی ہو اسکی طلاق میں عدت نہیں ہوتی مَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا

س نمبر ۳۸ : - اگر کوئی شخص یہ نیت کرے کہ جس طرح عید اضحی میں گذشتگان عزیز و اقارب کی طرف سے قربانی کیجاتی ہے اوسیطرح جناب رسولخدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جانب سے کوئی ذبیحہ قربانی کیجاوے۔ تو ایسی قربانی کے بارہ میں حسب شرع شریف کیا حکم ہے اور اس قربانی کا گوشت حسب معمول یا وہ خود صرف میں لاسکتا ہے۔ اور عزیز و احباب کو تقسیم کر سکتا ہے۔ یا صرف فقرا و مساکین کو دے سکتا ہے۔ واضح طور سے بیان فرماویں اللہ اجر عظیم عطا فرماویگا۔ راقم

عبد الرحیم خریدار اہلحدیث ۳۳۰

ج نمبر ۳۸ : - بعض صحابہ ایسا کرتے تھے۔ جیسا اور قربانیوں کا حکم ہے۔ ویسا اسکا بھی ہے۔ فرق کوئی نہیں دوستوں احبابوں کو بھی کھلائے اور فقراء کو بھی دیوے۔

س نمبر ۳۹ : - باشندگان شہر چنیوٹ نے ایک انجمن اسلامیہ کچھ عرصہ سے قایم کی ہوئی ہے جسکی تجویز سے مدرسہ اسلامی کھولا گیا ہے مدرسہ مذکورہ میں متمول لڑکوں اور متوسط درجہ اور غریبوں کے لڑکے تعلیم پاتے ہیں اور تعلیم دینیات یعنے قرآن شریف رسالہائے دینیات مرتبہ انجمن حمایت اسلام لاہور اور کتب اردو و فارسی سلسلہ تعلیم مرتبہ انجمن مذکور اور نماز کے سوا۔ انگریزی حساب جغرافیہ اسا کی تعلیم بھی دیجاتی ہے۔ اور کوئی فیس نہیں۔ انجمن غریب یتیم و مسکین طلبا کو مفت کتابیں دیتی ہے اہل سنت جماعت کے سوا کسیکو تعلیم نہیں دیجاتی کیا ایسا مدرسہ مصرف زکوۃ ہو سکتا ہے اور جو لوگ مال زکوۃ سے اسکی امداد کے واسطے چندہ دیتے ہیں۔ جبکہ قابض انجمن ہے ان کی زکوۃ ادائے ہو سکتی ہے بینوا و توجروا۔ راقم دوست محمد

ج نمبر ۳۹ : - اگر مذکورہ کا حساب الگ ہے۔ اور زکوۃ کا روپیہ صرف غربا کی امداد پر لگایا جاتا ہے۔ یعنے غربا کو جو کتابیں وغیرہ دیجاتی ہیں۔ تو وہ ان کی ملکیت کیجاتی ہیں۔ تو زکوۃ کا دینا جائز ہے۔ نہیں تو نہیں۔ منتظمان مدرسہ کو چاہئے کہ بجائے معافی فیس کے غریب طالبعلموں کے وظائف مقرر کر کے نقد روپیہ انکو دیں۔ پھر وہ چند دنوں بعد فیس میں وصول کریں۔ تاکہ اس روپیہ پر غربا کی ملکیت متحقق ہو جاوے۔ کیونکہ ادائے زکوۃ میں ملکیت شرط ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ انجمن قابض ہے بجائے غربا خود۔ کیونکہ انجمن بھی قابض ہے۔ تو غربا کی وکالتاً ہے نہ کہ برائے خود اصالتاً۔

س نمبر ۴۰ : - اولیاء زندگان را چہ قدر تصرف است اگر کلام شئے غائب شود و یدہ و مدینیل دور باشد از احوال آں اعلام ستیواں فرمائید یا نہ بحفظ امری

س نمبر ۴۱ : - اگر زمیندار کاشتکار را قطعہ زمین برائے زراعت بایں عقد می دہد کہ فلاں صد روپیہ اولاً خواہم گرفت۔ پس قطعہ مذکور آباد کن ہر چہ پیدائش زمین در خلال مدت پیدا گردید۔ سہ حق تو است و کاشتکار ہم بریں راضی میشود۔ آیا ایں عقد صحیح است یا فاسد اگر صحیح است تا بکدام وجہ واگر زمیندار بجائے پیدائش روپیہ مقصود بگیرد تا عقد او صحیح خواہد شد یا نہ یعنے پیدائش زمین بروپیہ فروخت میکند لیکن پیدائش مجہول است معلوم نیست۔ (ایضاً)

س نمبر ۴۲ : - شخصے وفات کرد پسر صغیر و زوجہ بگذاشت تحفہ و طعام از مال متروک متوفی اگر ثبت و در و بہ نیت ایصال ثواب او کرام محتاج مساکین را دادہ شود یا نہ و اگر دادہ شود تا در مال یتیم مذکور کہ حارث او گردیدہ آمدنی لازم خواہد آمد۔ (ایضاً)

ج نمبر ۴۰ : - اولیاء کرام بلکہ انبیاء علیہم السلام را از خود ہیچ طاقت و قدرت نیست قال اللہ تعالی قل انی لا املک لکم ضرا ولا رشدا۔ آرے اگر خدائے تعالے ایشاں را اعلام نماید ایشاں اعلان کنند۔ لیکن اعلان حقیقی قطعی باشد و اعلان ولی غیر قطعی۔ قال اللہ تعالی لَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ

ج نمبر ۴۱ : - جائز است زیرا کہ ایں صورت کراء الارض است یعنی زمیں بکرائیہ میدہد و سیکہ روپیہ کرایہ زمین جائز است۔

ج نمبر ۴۲ : - بعد تقسیم حصص از حصہ زوجہ برضائے او کردہ آید بغیر تقسیم نے۔

انتخاب الاخبار

انگلستان میں جنون کی

یورپ اور یورپ میں خصوصاً انگریز حفظان صحت کا بیحد خیال رکھتے ہیں اور علوم و تمدن کی ترقی نے جو اسباب صحت اور حفاظت کے مہیا کر دیئے ہیں۔ اُن سے پوری طور پر منتفع ہوتے ہیں۔ لیکن یہ ایک عجیب بات ہے کہ باوجود اس ممتاز خصوصیت کے انگلستان میں **دیوانوں** کی تعداد روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ حال میں جو تعداد سرکاری طور پر مشتہر کیگئی ہے۔ ایک لاکھ انیس ہزار آٹھ سو انتیس ہے۔ جب ہم اس تعداد کو انگلستان کی عام مردم شماری کے مقابلہ میں رکھتے ہیں۔ تو اوسط طور پر **ہر دو سو چھیاسی** آدمیوں کے بعد **ایک** آدمی دیوانہ ثابت ہوتا ہے۔ حالانکہ دس سال پہلے عام اوسط ۲۹۳ تھا اور اس سے پیشتر اس سے بھی کم انگلستان کی طبی جماعتوں نے جب اس خوفناک ترقی کے اصلی اسباب تلاش کئے تو بحث و تجربہ کے بعد دو وجہیں ثابت ہوئیں **پہلی** وجہ یہ ہے کہ انگلستان میں **شراب نوشی** کی عادت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ شراب کا اصلی جزو الکحل ہے اور الکحل دماغی قوت کیلئے سم قاتل ہے۔ **ٹمپرنس** کا نمبر خبردار!

ایک گورکھا سپاہی نے ایک مہترانی کی عصمت خراب کرنیکی کوشش کی سینکڑوں آدمی اسکی مدد کو پہنچ گئے۔

گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے کہ پورولیا سے رانچی تک زیر نگرانی بنگال ناگپور ریلوے ایک چھوٹی پٹڑی کی ریلوے لائن جاری کیجائے۔

رنگون میں سرکاری طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ آجکل مصنوعی روپے کثرت سے چل گئے ہیں۔ اور تمام لوگوں کو مطلع کیا گیا ہے۔

پونا میں مسلح پولیس کے چپڑاسی نے ایک بیوہ کے گھر میں نقب لگا کر سو ہزار کا مال چرایا تھا۔ اب وہ گرفتار ہیں (کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے)

رنگون میں ۱۰ لاکھ روپے کے سرمایہ سے ایک بینک جاری ہوا ہے فی حصہ ۱۰۰ روپے مقرر ہے۔

گورنمنٹ ہند نے لوکل گورنمنٹوں کو ہدایت کی ہے کہ تعلیمی کتابوں کے لئے دیسی کارخانوں سے کاغذ خریدا جایا کرے۔

مہاراجہ سائیکل ورکس لاہور نے ارادہ کیا ہے کہ خود بائیسکل تیار کرے جس کے پرزے بھی دیسی ساخت کے ہوں۔

ریاستہائے فریدکوٹ و کپور تھلہ میں غیر ملک کے قند فروخت کرنے کی سرکاری طور پر ممانعت ہو گئی ہے۔

ہزہائینس نواب صاحب رامپور نے ۵۰ ہزار اور مہاراجہ صاحب کپور تھلہ نے ۲۰ ہزار روپیہ حضور ولیعہد کی یادگاری کالج لکھنؤ کو دیا۔ چندہ کی مقدار دس لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔

گورنمنٹ نے طاعون کے امتحان کے لئے امرتسر کو منتخب کیا ہے کمیشن یہ امتحان کرے گی کہ انسان اور چوہوں میں طاعون کس طرح پھیلتا ہے؟

چین میں سودیشی تحریک دن بدن ترقی کر رہی ہے۔

روسی ملاحوں نے بھی بغاوت شروع کر دی ہے۔

جن لوگوں نے سلطان المعظم کو جولائی گذشتہ میں گولہ سے اڑانا چاہا تھا۔ انمیں سے تین امریکنوں اور ایک بلجیم کے باشندہ کو سزائے موت کا حکم دیا۔

سننے میں آیا ہے کہ بوجہ ناراضگی تقسیم بنگال کلکتہ کے بہت سے دیسی باشندگان نے ارادہ کر لیا ہے کہ بموقع تشریف آوری حضور ولیعہد کسی قسم کی خوشی یا جلسہ میں حصہ نہ لیں بلکہ جسطرف سے سواری گذرنے والی ہے سب لوگ دروازے بند کر کے مکانوں میں چھپے رہیں رات کو روشنی نہ کیجائے (نتیجہ کیا؟)

اہل بنگال نے قومی یونیورسٹی کے لئے اسوقت تک ۲۶ لاکھ روپیہ جمع کر لیا (ہمت مرداں مدد خدا)

چند ہفتوں سے پیرس میں چار انارکسٹوں پر مقدمہ چل رہا ہے انہوں نے سال گذشتہ کو شاہ سپین کے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ جبکہ وہ پریذیڈنٹ فرانس کے ہمراہ ایک گاڑی پر سوار تماشا سے واپس آ رہے تھے۔

فرانس میں ایک غبارہ بنایا گیا ہے کہ جسپر چھ آدمی سوار ہو کر ۲۰۰ فیٹ تک بلند جا سکتے ہیں۔ اسکی مدد سے دشمن کی فوج کی نقل و حرکت معلوم کر سکتے اور خاص مقامات کے نقشے اتار سکتے ہیں ساتھ ہی اسکا ... قانون پاس ہونیوالا ہے کہ تمام طلباء کو دو سال تک جنگی تعلیم حکماً دیجائے جسمیں انہیں چاند ماری قواعد وغیرہ کی ابتدائی تعلیم دیجائے گی۔

قابل قدر کتابیں

السلام علیکم — اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ۔ آریوں کے متعلق خاص نوٹ ہے۔ قیمت ۱/

اہلحدیث کا مذہب — فرقہ اہلحدیث (موحدین) کے مسائل کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں۔ مگر بڑی متانت اور بغیر کسی کی دل آزاری کے قیمت ۴/

نماز اربعہ — اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام عیسائی۔ ہندو آریوں) کی عبادتوں کا مقابلہ قیمت ۲/

اسلام اور برٹش لاء — یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ۔ صیغہ فوجداری۔ دیوانی۔ مالگذاری وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ دکھا کر بدلائل واضحہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رعایا ہے قیمت ۳/

بحث تناسخ — تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت ۲/

ہدایت الزوجین — نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ۱/

رسوم اسلامیہ — رسوم قبیحہ متعلقہ شادی بیاہ کی تردید۔ اور اتباع سنت نبویہ کی تاکید۔ قیمت ۱/

الہامات مرزا — مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کی گئی ہے۔ یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے۔ قیمت ۵/

حدوث وید :۔ وید کی قدامت کا ابطال وید سے۔ قیمت ۱/

سوامی دیانند کا علم و عقل :۔ قیمت ۱/

چودھویں صدی کا مسیح — مرزا صاحب قادیانی کے سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۰ قیمت مجلد ۱۲/

(المشتہر منیجر کتب خانہ اہلحدیث امرتسر

مجرب دوائیں

عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ — یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلے درجہ کی مقوی۔ مشتہی۔ مصفے خون۔ ممد ہاضمہ مزیل نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر لقوہ اور رعشہ وغیرہ ہیں۔ یہ عرق اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا سمن بدن اور مفرح القلوب بھی اعلے درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل ۸/ پوری بوتل ۱۲/ تین بوتل عہ۔ تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل ۱۱/

طلاء — جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے۔ اس بے نظیر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے۔ اسکے ہمراہ ہماری **لائف پلز** (حب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپے (۳)

جواہر ہاضمہ — اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں۔ تو اسکی ایک ہی پوڑی نوش فرماویں بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے محفوظ رہینگے قیمت فی شیشی ۲/ اونس …

لائف پلز حب حیات — اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہے۔ یا اگر آپ چاہتے ہیں کہ روزانہ طویل ڈیوٹی و کثرت محنت … درماندہ نہ ہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھاویں۔ تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں لائف پلز کا تین بکس کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے جسمانی کمزوری صرف پانچ چھ دن میں دور ہو جاتی ہے نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ ضعف معدہ۔ جریان۔ سستی رقت۔ رقت۔ سلسل البول۔ تقطیر البول۔ لقوہ اور رعشہ کے واسطے درحقیقت یہ بل …

جوہر مصفے خون — فسادات خون۔ تر و خشک خارش۔ خنازیر۔ پھنسی پھوڑہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے۔ حفظ ما تقدم کے طور پر استعمال سے امراض وبائیہ سے نجات ملتی ہے فی شیشی خورد ۸/ کلاں ۱/

سرمہ عزیزی — اسکی ایک ایک سلائی اپنے کیمیائی اثر کے سبب سے پیپ۔ آشوب دھند۔ غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے قیمت فی تولہ … کا خاص سرمہ فی تولہ (۵/)

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک ہری سنگھ امرتسر

حسب الحکم شاہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de